بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعۃ المبارک

عنوان: ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

- ★ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال
- ★ ضعیف، موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا
- ★ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں
- ★ یا کوئی نمازی خطیب صاحب کو پرنٹ نکال دیں/واٹس ایپ پر فارورڈ کر دیں

خطبہ رائٹر:

محمد زبیر عقیل فاضل مدینہ یونیورسٹی

الداعی الی الخیر

عاجزی فاؤنڈیشن پاکستان

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما

إنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللَّهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللهِ وخيرَ الهديِ هديُ محمدٍ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم. بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

تمہید: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا ذکر ضرور آتا ہے۔ صحابہ کرام کا تذکرہ کریں تو

سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا ذکر ضرور آتا ہے۔ ذیل میں ہم ان احادیث کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جن میں ایک ہی حدیث سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما دونوں کا ذکر موجود ہے۔

سورہ فتح 29

مُّحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں۔

حدیث نے واضح کر دیا امت میں امت کے لئے سب سے رحم دل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور دین کے لئے اور کافروں کے خلاف سب سے زیادہ سخت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

ترمذی 3790 صححه الألبانی

الراوی : أنس بن مالك

أرحَمُ أمَّتي بأمَّتي أبو بَكْرٍ، وأشدُّهم في أمرِ اللَّهِ عمرُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ میری امت پر رحم کرنے والے ابو بکر ہیں اور اللہ کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں۔

بئر اریس اور باغ میں سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو جنت کی بشارت

صحیح بخاری 7262

أَنَّ النبيَّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ دَخَلَ حائِطًا وأَمَرَنِي بحِفْظِ البابِ، فَجاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فقالَ: ائْذَنْ له، وبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ، فإذا أبو بَكْرٍ، ثُمَّ جاءَ عُمَرُ، فقالَ: ائْذَنْ له، وبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ، ثُمَّ جاءَ عُثْمانُ، فقالَ: ائْذَنْ له، وبَشِّرْهُ بالجَنَّةِ.

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازہ کی نگرانی کا حکم دیا پھر ایک صحابی آئے اور اجازت چاہی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے،

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔

احد پہاڑ پر سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا ذکر

صحیح بخاری 3675

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا، وأَبُو بَكْرٍ، وعُمَرُ، وعُثْمَانُ،

فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپ اٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”احد! قرار پکڑ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں
سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا ذکر

صحیح بخاری 3671

الراوی: محمد بن علی ابن الحنفية. عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ؟ قَالَ: أبو بَكْرٍ، قُلتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، وخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانُ، قُلتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: ما أنَا إلَّا رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ.

محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے پوچھا پھر کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟

کہہ دیں گے کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس لیے میں نے خود کہا، اس کے بعد آپ ہیں؟ یہ سن کر وہ بولے کہ میں تو صرف عام مسلمانوں کی جماعت کا ایک شخص ہوں۔

مردوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محبت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

صحیح بخاری 3662

عن عمرو بن العاص رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم بعثه على جيش ذات السلاسل، قال: (فأتيته فقلت أى الناس أحب إليك؟ قال عائشة، فقلت من الرجال فقال: أبوها، قلت: ثم من؟ قال: ثم عمر بن الخطاب، فعد رجالا)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوہ ذات السلاسل کے لیے بھیجا (عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ سے میں نے پوچھا، اور مردوں میں؟ فرمایا کہ اس کے باپ سے۔ میں نے پوچھا، اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب سے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کے نام لیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کے ساتھی

سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما

صحیح بخاری 3677

الراوی: علی بن أبی طالب. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عنهما، قَالَ: إنِّي لَوَاقِفٌ في قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بنِ الخَطَّابِ، وقدْ وُضِعَ علَى سَرِيرِهِ، إذَا رَجُلٌ مِن خَلْفِي قدْ وضَعَ مِرْفَقَهُ علَى مَنْكِبِي، يقولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مع صَاحِبَيْكَ؛ لأنِّي كَثِيرًا ما كُنْتُ أسْمَعُ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ يقولُ: كُنْتُ وأَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ، وفَعَلْتُ وأَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ، وانْطَلَقْتُ وأَبُو بَكْرٍ وعُمَرُ، فإنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ معهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هو عَلِيُّ بنُ أبِي طَالِبٍ.

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔ اس وقت ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ

آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن کرائے گا۔ میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں اور ابو بکر اور عمر تھے۔ میں نے اور ابو بکر اور عمر نے یہ کام کیا۔

میں اور ابو بکر اور عمر گئے اس لیے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہی دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ علی رضی اللہ عنہ تھے۔

صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما

صحیح بخاری 3655

الراوی: عبداللہ بن عمر. كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ، فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عنْهمْ.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں جب ہمیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لیے کہا جاتا تو سب میں افضل اور بہتر ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے، پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو۔

دین میں سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا مقام

السلسلة الصحيحة. للألباني. وقال الألباني: إسناده حسن رجاله ثقات

الراوي: جابر بن عبدالله أبو بكرٍ و عمرُ مِن هذا الدِّينِ، كمنزلةِ السمعِ و البصرِ من الرأسِ۔

دین میں ابو بکر اور عمر اتنے اہم ہیں جیسے سر میں کان اور آنکھیں۔

وضاحت: سر سے کان اور آنکھیں نکال دی جائیں تو پیچھے کیا بچتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ کسی بھی چیز اچھے یا برے کا علم انسان کو یا کانوں سے سن کر ہوتا ہے یا آنکھوں سے دیکھ کر۔

جنت میں بزرگوں کے سردار سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما

السلسلة الصحيحة. (صحیح)

أبو بكرٍ و عمرُ، سيِّدَا كُهولِ أهلِ الجنَّةِ، من الأوَّلينَ و الآخِرينَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا یہ دونوں نبیوں اور رسولوں کے علاوہ اگلوں اور پچھلوں میں سے تمام ادھیڑ عمر جنتیوں کے سردار

صحیح ابن حبان۔ صححه الشيخ شعيب الأرناؤوط رحمه الله.

إنْ يُطِعِ النَّاسُ: أبابكرٍ و عُمَرَ فقد أرشَدوا۔

اگر لوگ ابو بکر اور عمر کی پیروی کریں گے تو ہدایت پر رہیں گے۔

الراوی: أبو جحيفة فحدَّثني أبي أنَّهُ صعد المنبرَ يعني عليًّا رضيَ اللهُ عنهُ فحمد اللهَ تعالى وأثْنَى عليهِ وصلَّى على النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وقال: خيرُ هذه الأُمَّةِ بعد نبيها أبو بكرٍ والثاني عمرُ رضيَ اللهُ عنهُ وقال: يجعلُ اللهُ تعالى الخيرَ حيثُ أَحَبَّ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ممبر پر چڑھے اللہ تعالٰی کی حمد و ثناء بیان کی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود پڑھا پھر فرمایا اس امت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین پھر فرمایا اللہ تعالٰی جہاں چاہتا ہے خیر رکھ دیتا ہے۔

جنگ احد میں مسلمانوں کی شہادتیں ہونے کے بعد ابو سفیان نے بلند آواز سے پکارا کہ کیا محمد اور ابو بکر اور عمر زندہ ہیں؟

صحیح بخاری 4043

وأَشْرَفَ أبو سُفْيَانَ فَقالَ: أَفِي القَوْمِ مُحَمَّدٌ؟ فَقالَ: لا تُجِيبُوهُ فَقالَ: أَفِي القَوْمِ ابنُ أَبِي قُحَافَةَ؟ قالَ: لا تُجِيبُوهُ فَقالَ: أَفِي القَوْمِ ابنُ الخَطَّابِ؟ فَقالَ: إنَّ هَؤُلَاءِ قُتِلُوا، فلوْ كَانُوا أَحْيَاءً لَأَجَابُوا، فَلَمْ يَمْلِكْ عُمَرُ نَفْسَهُ، فَقالَ: كَذَبْتَ يا عَدُوَّ اللَّهِ، أَبْقَى اللَّهُ عَلَيْكَ ما يُخْزِيكَ،

قالَ أبو سُفْيَانَ: اعْلُ هُبَلُ، فَقالَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ:
أجِيبُوهُ قالوا: ما نَقُولُ؟ قالَ: قُولوا: اللَّهُ أعْلَى وأَجَلُّ قالَ أبو سُفْيَانَ:
لَنَا العُزَّى ولَا عُزَّى لَكُمْ، فَقالَ النبيُّ صَلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ:
أجِيبُوهُ قالوا: ما نَقُولُ؟ قالَ: قُولوا اللَّهُ مَوْلَانَا، ولَا مَوْلَى لَكُمْ

اس کے بعد ابو سفیان نے پہاڑی پر سے آواز دی، کیا تمہارے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جواب نہ دے۔ پھر انہوں نے پوچھا، کیا تمہارے ساتھ ابن ابی قحافہ موجود ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب کی بھی ممانعت فرمادی۔ انہوں نے پوچھا، کیا تمہارے ساتھ ابن خطاب موجود ہیں؟ اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ یہ سب قتل کر دیئے گئے۔ اگر زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ بے قابو ہو گئے اور فرمایا: اللہ کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ اللہ نے ابھی انہیں تمہیں ذلیل کرنے لیے باقی رکھا ہے ابو سفیان نے کہا ہبل ایک بت بلند رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا جواب دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم کیا جواب دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہو، اللہ سب سے بلند اور بزرگ و برتر ہے۔ ابو سفیان نے کہا، ہمارے پاس عزیٰ (بت) ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا جواب دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، کیا جواب دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

کہو، اللہ ہمارا حامی اور مدد گار ہے اور تمہارا کوئی حامی نہیں۔

جنت میں سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا مقام بہت بلند ہو گا

ترمذی 3658 صححه الألبانی

إنَّ أَهلَ الدَّرجاتِ العُلى ليراهم مَن تحتَهُم كما ترونَ النَّجمَ الطَّالعَ فى أفقِ السَّماءِ، وإنَّ أبابَكرٍ، وعمرَ منهم وأنعَما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند درجات والوں کو جنت میں جو ان کے نیچے ہوں گے، ایسے ہی دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں انہیں میں سے ہوں گے اور کیا ہی خوب ہیں دونوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے میں اعتماد اور حسن ظن

صحیح بخاری 2324

بيْنَما رَجُلٌ رَاكِبٌ على بَقَرَةٍ، التَفَتَتْ إِلَيْهِ فقالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهذا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ، قالَ: آمَنْتُ به أنَا، وأَبُو بَكْرٍ، وعُمَرُ، وأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً، فَتَبِعَهَا الرَّاعِي، فَقالَ له الذِّئْبُ: مَن لَهَا يَومَ السَّبُعِ، يَومَ لا رَاعِيَ لَهَا غيرِي؟ قالَ: آمَنْتُ به أَنَا، وأَبُو بَكْرٍ، وعُمَرُ. قالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَما هُما يَومَئذٍ في القَوْمِ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا(بنی اسرائیل میں سے)ایک شخص بیل پر سوار ہو کر جارہا تھا کہ اس بیل نے اس کی طرف دیکھا اور اس سوار سے کہا کہ میں اس کے لیے نہیں پیدا ہوا ہوں۔ میری پیدائش تو کھیت جوتنے کے لیے ہوئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکر اور عمر بھی ایمان لائے۔ اور ایک دفعہ ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پکڑ لی تھی تو گڈریے نے اس کا پیچھا کیا۔ بھیڑیا بولا! آج تو تو اسے بچاتا ہے۔ جس دن (مدینہ اجاڑ ہو گا) درندے ہی درندے رہ جائیں گے۔ اس دن میرے سوا کون بکریوں کا چرانے والا ہو گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لایا اور ابو بکر اور عمر بھی۔ ابو سلمہ نے کہا کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔